بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب الله

نعرہ تحقیق: حق چار یار رضی اللہ عنہم

صحابہ رضی اللہ عنہم والا ایمان

بفیضان نظر شیخ الحدیث

پیر سید محمد زبیر شاہ رحمتہ اللہ علیہ

بانی جامعہ اسلامیہ غوثیہ چکوال

منجانب بزم غوثیہ پاکستان ضلع چکوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

صحابہ کے وارث کون؟

نعرہ تحقیق حق چاریار رضی اللہ عنہ، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا ایمان

پہلی راہنمائی : یہ بات ہر صاحب عقل تسلیم کرے گا کہ جو شخص حضرات خلفاء راشدین کے نفوس قدسیہ اور ان کے عقائد کو سچا جانے وہی حقیقی اہلسنت وجماعت کہلانے کا حق دار ہے۔

دوسری راہنمائی : حدیث پاک میں ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہو گئے تھے اور میری امت کے تہتر گروہ ہو جائیں گے جن میں سے بہتر گروہ دوزخی ہوں گے اور ایک گروہ جنتی ہو گا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک یعنی جنتی گروہ کون ہے فرمایا۔ جنتی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہو گا۔ (مشکوۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

شان صحابہ : مشکوۃ شریفباب فضائل الصحابہ میں ہے صحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جن کی پیروی کرو گے ھدایت پالو گے۔ علیکم بسنتی وسنتہ الخلفاء الراشدین تم لازم پکڑو میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت۔ (مشکوۃ شریف حوالہ جاالحق)

حضرت صحابہ کرام کے عقائد و نظریات (!) انگوٹھے چومنا اور خلیفہ اول : مقاصد حسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی السنہ میں امام سخاوی علیہ الرحمتہ نے فرمایا دیلمی نے فردوس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان سرکار نے جب موذن کا قول اشھد ان محمد رسول اللہ سنا تو یہ ہی فرمایا اور اپنی کلمے کی انگلیوں کے باطنی حصوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص میرے اس پیارے کی طرح کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (مقاصد حسنہ) گیارہویں صدی کے مجدد حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔ جب اس روایت کا رفع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کیلئے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ "اے امت تم پر میری اور میرے خلفا راشدین کی سنت لازم ہے"۔ (موضوعات کبیر)

علم غیب اور خلیفہ دوم : حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا۔ پس ہم کو ابتدا پیدائش کی خبر دے دی یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہنچ گئے اور جہنمی اپنی میں جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا (بخاری شریف کتاب بدالخلق) مواہب لدنیہ شریف میں ہے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم غیوب پر مطلع ہیں یہ بات صحابہ کرام میں عام طور پر مشہور اور زبان زد خاص وعام تھی۔ مواہب لدنیہ کی شرح میں علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمتہ نے فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پختہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام غیب پر مطلع ہیں۔

جسم بے سایہ اور خلیفہ سوم : حضرت غنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ خدا عزوجل نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس پر کسی انسان کا قدم نہ پڑ جائے۔ (تفسیر مدارک معارج النبوۃ)

دعا بعد جنازہ اور خلیفہ چہارم : حضرت عمیر بن سعید نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔ پھر چل کر یزید بن مکفف کے قریب آگئے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ عزوجل یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ آج یہ تیرا مہمان ہے اس کے گناہ بخش دے اور اس کی قبر فراخ کر دے۔ ہم تو صرف اس کی نیکیوں کو جانتے ہیں۔ اور تو اس کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

(کتاب المصنف لابن ابی شیبہ عبداللہ بن محمد ابراہیم وفات 235 ہجری)

اقامت اور حضرت انس رضی اللہ عنہ : حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ نے اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا۔ اس بات کو ابن ابی شیبہ نے سوید بن غفلۃ سے روایت کیا (عینی شرح بخاری جلد ششم) امام بخاری ومسلم کے استاذ الاساتذہ شیخ الشیوخ محدث کبیر امام عبد الرزاق اپنی کتاب میں فرماتے ہیں حضرت عطیہ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو جوں ہی موذن نے اقامت شروع کی ہم اٹھ کھڑے ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹھ جاو جب موذن قد قامت الصلوۃ کہنے لگے اس وقت کھڑے ہونا (مصنف عبد الرزاق احوالہ تثویب وتکبیر) اسی لیے فتاوی عالمگیری میں ہے یعنی علماء ثلاثہ حضرت امام اعظم امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک امام اور مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب تکبیر کہنے والا (حیی علی الفلاح) کہے اور صحیح ہے۔

(فتاوی عالمگیری جلد اول مصری)

الصلوۃ الصلوۃ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ : تحقیق حضرت بلال رضی اللہ عنہ کاشانہ ء نبوت کے دروازے پر اذان کے بعد حاضر ہوتے اور کہتے الصلوۃ الصلوۃ (حاشیہ شرح وقایہ) فتاوی عالمگیری میں ہے اور تثویب موذن کا لوٹنا ہے نماز کے اعلان کی طرف۔ اذان واقامت کے درمیان۔ (فتاوی عالمگیری) اذان واقامت کے درمیان صلوۃ پڑھنا یعنی بلند آواز سے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا جائز و مستحسن ہے۔ اس صلوۃ کا نام اصطلاح شرع میں تثویب ہے اور تثویب کو فقہا اسلام نے مغرب کی نماز کے علاوہ باقی نمازوں کے لیے مستحسن قرار دیا جیسا کہ فتاوی عالمگیری مراقی الفلاح۔ مرقاۃ اور در مختار وغیرہ میں ہے (انوار الحدیث)

(نوٹ) اس لیے اہلسنت وجماعت کی بعض مساجد میں جماعت کھڑی ہونے سے پہلے لوگوں کو باخبر کرنے کیلئے الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله پڑھا جاتا ہے

اذان سے پہلے دعا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ : ابو داؤد شریف میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ

عنہ نے ایک عورت سے روایت کی کہ مدینہ شریف میں میرا گھر بلند ترین مکانوں میں سے تھا۔ حضرت بلال موذن رسول اذان سے قبل چند کلمات دعئیہ کہا کر اذان دیتے تھے۔ ان دعائیہ کلمات کا ترجمہ اس طرح ہے اے اللہ عزوجل تحقیق میں تیری حمد کرتا ہوں اس بات پر کہ اہل قریش آپ کے دین کو قائم رکھیں (ابو داؤد) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اذان سے پہلے دعا پڑھنا جائز ہے لہذا جب اذان سے قبل دعا پڑھنا جائز ہوا تو پھر سید العالمین ﷺ پر درود وسلام پڑھنا کیونکر ناجائز ہو گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا نیک کام کی ابتدا اللہ کی حمد اور مجھ پر درود شریف پڑھ کر نہ کی جائے تو وہ کام برکتوں سے خالی ہے۔ (الجامع الصغیر از علامہ جلال الدین سیلوطی علیہ الرحمتہ)

☆ کون مسلمان ہے جو اذان کو اچھا کام نہ سمجھتا ہو۔ مسلمان تو اذان کو اچھا کام ہی سمجھتے ہیں اور سرور دو عالم ﷺ کے فرمان کے مطابق اذان سے قبل درود شریف پڑھنا حکم مصطفوی ہے۔ (حوالہ اہلسنت والجماعت کون ہیں) ☆ محدث کبیر حضرت محمد بن علان صدیقی التوفی 1057 ہجری فرماتے ہیں کہ اس ہیت کذائیہ کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا خواہ قبل اذان ہو یا بعد اذان بدعت حسنہ ہے جس کے فاعل کو حسن نیت کی بناء پر ثواب ملے گا۔ (فتوحات الربانیہ بلتحقیق مفتی محمد جان نعیمی)

عہد نبوی میں ذکر جہر اور حضرت ابن عباس رض : حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرائض سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا حضور علیہ صلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مروج تھا۔ (مسلم شریف)

ذکر میلاد اور حضرت عامر انصاری : امام عمر بن حسن محدث اندلسی لکھتے ہیں کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ حضرت عامر انصاری رض کے گھر گئے جب کہ وہ اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ولادت کے حالات تعلیم کر رہے تھے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور فرشتے تمہارے لئے استغفار کر رہے ہیں اور جو شخص بھی تمہارے جیسا کام کرے گا نجات پائے گا۔

(کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر)

☆ گیارہویں صدی کے مجدد ملا علی قاری علیہ رحمتہ فرماتے ہیں۔ " اہل اسلام تمام ممالک اور بڑے بڑے شہروں میں آپ کی ولادت باسعادت کے مہینے محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس کے معیار اور عزت وشرف کو عمدہ ضیافتوں اور خوبصورت طعام گاہوں (دستر خوانوں) کے ذریعے برقرار رکھا ہے اور اب بھی میلاد کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات و خیرات دیتے ہیں۔ اور خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں"۔ (المورد الروی) ☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمتہ اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ "میں ہر سال حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا۔ لیکن ایک سال بوجہ عسرت کھانے کا اہتمام نہ کر سکا مگر میں نے بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے سامنے وہی چنے رکھے ہیں اور آپ خوش وخرم تشریف فرماہیں"۔ (در ثمین)

بدعت حسنہ (نئی اچھی چیز) اور خلیفہ دوم : حضرت عمر فاروق رض نے تراویح کی باقاعدہ جماعت مقرر کر کے فرمایا " نعمتہ البدعتہ ھذہ " یہ تو بہت ہی اچھی بدعت ہے۔ (جاء الحق)۔ " بدعت عملی دو قسم کی ہے۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ وہ نیا کام جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو۔ جیسے محفل میلاد اور دینی مدرسے اور نئے نئے عمدہ کھانے اور

پریس میں قرآن و دینی کتب کا چھپوانا۔ اور بدعت سیئہ جو کسی سنت کو مٹانے والی ہو جیسے غیر عربی میں خطبہ' جمعہ و عیدین پڑھنا وغیرہ۔ (جاء الحق) ☆ مشکوٰۃ باب العلم میں ہے۔ " جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کرے گا۔ اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا۔ اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ جاء الحق)

نعت سننا سنانا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ شاید حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابو طالب نے آپ کی صفت میں عرض کیئے۔ ترجمہ : وہ گورے رنگ والے کہ ان کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے۔ یتیموں کی جائے پناہ' بیواؤں کے نگہبان' بنو ہاشم جیسے غیور لوگ ان کے پاس ان کی نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں" یہ اشعار سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ " ذالك اردت" ہاں یہی نظم مقصود تھی۔

(صحابہ کے وارث کون)

دور سے نداء اور حضرت راجز رضی اللہ عنہ : ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ایک شب تہجد کے وقت میرے حجرے میں حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام وضو فرما رہے تھے کہ ناگہاں آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ میں تیرے پاس پہنچا اور تو مدد کیا گیا۔ جب آپ وضو کر کے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے تین مرتبہ " لبیك " اور تین مرتبہ "نصرت" فرمایا ہے۔ گویا کہ کسی انسان سے کلام کر رہے ہیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا یہ راجز مجھ سے فریاد کر رہا تھا۔ (طبرانی صغیر' سنن البیہقی) ☆ حضرت خالد بن ولیدؓ کا مقابلہ جب مسلیمہ کذاب سے ہوا تو اس مصائب اور سختی کے عالم میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سرکار ﷺ کو مسلمانوں کے شعار کے مطابق پکارا۔ یا محمداہ یا محمداہ (البدایہ والنھایہ بحوالہ البرھان) عبد المصطفٰے اور خلیفہ اول : مثنوی شریف میں ہے۔ "حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت بلالؓ کو خرید کر بارگاہ رسالت میں لائے تو عرض کیا گفت ما دو بندگان کوئے تو : کردمش آزاد ہم بر روئے تو عرض کیا کہ ہم دونوں آپ کی بارگاہ کے بندے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ان کو آزاد کرتا ہوں۔ (مثنوی شریف بحوالہ جاء الحق)

بے مثل آقا اور صحابہ کرامؓ: حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام بغیر افطار کئے روزے پر روزے رکھتے تھے یہ دیکھ کر صحابہ کرام نے بھی روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ جب کمزوری کے آثار ان میں نمایاں ہوئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے منع فرمایا : صحابہ نے عرض کیا حضورؐ آپ تو روزہ رکھتے ہیں۔ فرمایا بلاشبہ مجھ کو (باطنی طور پر) کھلایا جاتا ہے۔ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ لست کا حدمنکم ۔ (بخاری شریف بحوالہ البرہان")

الشفاء الامراض اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا : "حضرت ام سلمہؓ نے چاندی کی جلجل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موئے مبارک رکھ چھوڑے تھے جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کا غسالہ مریض کو دیا جاتا اور وہ شفا پاتا۔

(بخاری شریف بحوالہ صحابہ کے وارث)

نورانیت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ : اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین" ترجمہ : بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (سورۃ مائدہ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔"قد جاء کم من الله نور یعنی محمد ا ﷺ" : ترجمہ : بے شک تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تفسیر ابن عباس سورۃ مائدہ)

شفاعت اور حضرت زید بن ارقمؓ : ابن منیع حضرت زید بن ارقمؓ وغیرہ سے وہ صحابہ کرامؓ عنہم سے راوی حضور ﷺ فرماتے ہیں "میری شفاعت رزو قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے اس قابل نہ ہو گا۔
(الجامع الصغیر بحوالہ تصحیح العقائد)

ایمان ابوین کریمین رضی اللہ عنہما : حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس قدر آباؤ امہات آدم و حوا علیہما السلام تک ہیں ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جا سکتا۔ "آیہ ء کریمہ و تقلبك فی السجدین" کی ایک تفسیر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اہل جنت ہیں۔
(افضل القری للقراء ام القری از امام ابن حجر مکی حوالہ شمول الاسلام)

ایک خاص نشانی اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ : حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار پار نکل جاتا ہے۔ اور پھر اس میں واپس نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے چلے کی طرف آجائے۔ عرض کیا گیا ان کی نشانی کیا ہے فرمایا کہ سر منڈانا یا سر منڈائے رکھنا۔ (بخاری شریف)

نماز میں تصور مصطفےؐ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ : حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم کے قریب نماز پڑھتا تھا اور میں نماز میں نبی اکرم ﷺ کو نظر چرا کر دیکھتا تھا (بخاری شریف بحوالہ تبصرہ جمالی) در مختار جلد اول باب کیفیۃ الصلوٰۃ میں ہے۔ "یعنی التحیات کے لفظوں میں خود کہنے کی نیت کرے گویا نمازی رب کو تحیہ اور خود نبی علیہ والسلام کو سلام عرض کر رہا ہے۔ (در مختار)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ (متوفی 1057 ہجری) اپنی کتاب اشعۃ اللمعات کتاب الصلوٰۃ باب التشہد اور مدارج النبوۃ جلد اول میں فرماتے ہیں۔ " بعض عارفین نے کہا ہے کہ التحیات میں خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کی ہر فرد میں سرایت کئے ہیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں حاضر و موجود ہیں نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے بھیدوں سے کامیاب ہو جائے" (جاء الحق)

امام محمد غزالی علیہ رحمتہ نماز کی باطنی شرطوں میں فرماتے ہیں۔ ترجمہ : اور اپنے دل میں نبی علیہ السلام کو اور آپ کی ذات کو حاضر جانو اور کہو السلام علیك ایها البنی و رحمته الله و بر کاته ۔ (احیاء العلوم جلد اول بحوالہ جاء الحق)

دنیا ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح اور حضرت ابن عمرؓ : اخرج الطبرانی عن ابن عمرؓ : یعنی رسول اکرم حبیب معظم ﷺ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے لہذا میں ساری دنیا کو جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے کہ ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (مواہب لدنیہ مع شرح زرقانی)

حضرت علامہ زرقانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ "یعنی اس حدیث پاک میں نظر سے مراد نظر حقیقی دیکھنا ہے۔ (زرقانی علی المواہب) ☆ سیدنا ابو امامہ باھلی صحابیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ جب میرا وصال ہوگا تو اللہ تعالیٰ مجھے ہر درود پڑھنے والے کا درود سنائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ (یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضورؐ ساری امت کا درود پاک کیسے سن لیں گے اس لئے فرمایا اے ابو امامہ اللہ تعالیٰ ساری امت کو میری قبر میں کر دے گا اور میں خدا کی ساری مخلوق کو دیکھوں گا اور سنوں گا۔ (درۃ الناصحین) ☆ اس روایت سے واضح ہوا کہ رسول اکرم ﷺ تا قیامت حاضر و ناظر ہیں۔ ☆ علامہ محمد اسماعیل حقی علیہ الرحمتہ نے اپنی تفسیر روح البیان میں سورۃ احزاب کی آیت مبارکہ "انا ارسلنک شاھد" کی تفسیر میں فرمایا۔ رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے میں نے سب کچھ جان لیا" کیونکہ رسول اکرم ﷺ ہر چیز کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور کوئی چیز آپ سے ایک لحظہ کیلئے بھی مخفی نہیں۔ (تفسیر روح البیان) ☆ مذکورہ آیت کے تحت مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی نقل فرماتے ہیں۔" رسول اکرم ﷺ بندوں کے اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن میں رسول اللہ ﷺ کو شاھد کا خطاب دیا ہے۔ عارف رومی قدس سرہ نے اپنی مثنوی میں فرمایا کہ بندوں کے اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اسی سبب سے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام شاھد رکھا۔ اے مومن اس بات پر غور کر اور غافل نہ ہو (تفسیر روح المعانی) ☆ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ "اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی زندگی سے بغیر تاویل و مجاز کے احتمال کے باقی اور دائم ہیں اور امت کے اعمال پر حاظر و ناظر ہیں اور حقیقت کے طلبگار اور حاضرین بارگاہ کو فیض رساں اور مربی (سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید المرسل بحوالہ جاء الحق)

☆ **ضروری وضاحت** : نبی اکرم ﷺ روضہ مقدسہ میں تشریف فرما بعطا الٰہی (اللہ کی عطا سے) تمام جہان کو مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ جہاں چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اسی مطلب کو حاضر و ناظر کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(مسلک شیخ عبد الحق محدث دہلوی + الیواقیات والجواہر)

ندا و سماع موتی اور خلیفہ اول : سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال حاضر صحابہ کو وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے روضہ نبوی کے دروازہ کے سامنے لے جا کر پہلے "السلام علیک یا رسول اللہ کہنا اور پھر عرض کرنا ابوبکر حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ پس اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے روضہ پاک میں دفن کرنا اور دروازہ نہ کھلے تو جنت البقیع میں لے جانا۔ چنانچہ جب صدیق اکبرؓ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا تو قفل گر گیا اور دروازہ کھل گیا اور آواز آئی کہ پیارے کو پیارے کے پاس پہنچا دو۔ (خصائص کبریٰ، تفسیر کبیر بحوالہ صحابہ کے وارث کون) ☆ امام بخاری و امام مسلم و دیگر محدثین نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا

جاتا ہے اور اس کے دوست دفن کے بعد واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

وفات شریف کے بعد توسل اور حضرت انس رضی اللہ عنہ : معجم کبیر میں حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب حضرت علی مرتضیٰؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہو گیا تو رسول اکرم ﷺ اس کے سرہانے آ بیٹھے اور فرمایا۔ اے میری ماں کے بعد میری ماں اللہ تجھ پر رحم کرے اور اس کی تعریف کی اور اسے اپنی چادر میں کفنایا پھر قبر کھود دی گئی اور آپ اس میں لیٹ گئے پھر یوں دعا کی اللھم اغفر لامی فاطمه بنت اسد و سع علیها مدخلها بحق نبیك و الانبیاء الذین من قبلی فانك ارحم الرحمین۔ ترجمہ : یا اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس پر اس کی قبر کو کشادہ کر دے بوسیلہ اپنے نبی کے اور ان نبیوں کے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں کیونکہ تو ارحم الراحمین ہے۔ (وفاء الوفاء سیرت رسول عربی) ☆ حضرت عبداللہ نے حضرت علی و حضرت عباس سے عرض کیا کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ہر دو نے روضہ شریف پر ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی اللھم انا نتوسل بھذا النبی المصطفیٰ و الرسول المجتبیٰ توسل به ادم فاجیبت دعوته ۔ ترجمہ : یا اللہ ہم اس نبی مصطفےٰ اور رسول مجتبےٰ کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں جن کے وسیلہ سے حضرت آدم کی دعا قبول ہو گئی۔
(فتوح الشام جز اول۔ سیرت رسول عربی)

دعوت فکر : علامہ محمد تابش قصوری اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ ثناء اللہ امرتسری نے کہا امرتسر میں مسلم آبادی غیر مسلم آبادی کے مساوی ہے اسی سال پہلے 1857ء میں تقریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔(شمع توحید) ☆ دور حاضر کے ایک مورخ (محمد اکرام) لکھتے ہیں انہوں نے احمد رضا بریلوی نے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی (موج کوثر حوالہ دعوت فکر) قرآن کریم میں ارشاد ہوا اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔
(پارہ نمبر 11 سورۃ التوبہ)

ناشر :

بزم غوثیہ جامعہ اسلامیہ غوثیہ رضویہ قادریہ تلہ گنگ روڈ چکوال